210

سلسلہ منبر اللجنۃ العلمیۃ

2023

التبیان
Islamic Center

خطبہ جمعۃ المبارک

بعنوان

رمضان ماہِ غفران (رمضان میں بخشش کے مواقع)



24 فروری 2023ء

02 رمضان 1444ھ

خطبہ رائٹر

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی حفظہ اللہ تعالیٰ

زیر اہتمام

التبیان اسلامک سنٹر لاہور پاکستان

0308-6222418 0311-1701903

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رمضان ماہِ غفران

(رمضان میں بخشش کے مواقع)

❁ رمضان میں بخشش حاصل کرنے کی ترغیب
❁ رمضان پانا اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرنا
❁ ایمان واحتساب سے روزے رکھنا
❁ ایمان واحتساب سے قیام کرنا
❁ لیلۃ القدر کا خصوصی قیام کرنا
❁ بوقت افطاری خصوصی مغفرت طلب کرنا
❁ رمضان کی ہر رات میں بخشش
❁ صدقات وخیرات کا معمول
❁ قبولیت کے اوقات میں دعاؤں کا اہتمام

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا ا للّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ(شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ(البقرة:185))

”رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کے واسطے ہدایت ہے اور ہدایت کی روشن دلیلیں اور حق وباطل میں فرق کرنے والا ہے۔“

سامعین محترم! رمضان سراپا بخشش ومغفرت کا مہینہ ہے، اس میں ہر قسم کی خیر وبرکت کی انتہاء ہے۔ بلاشبہ یہ ماہ مبارک صیام وقیام پہ اجر جزیل اور گناہوں کی مغفرت کے ساتھ اپنے اندر نیکیوں پہ بے حد وحساب اجر وثواب رکھتا ہے۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے اور ساتھ ہی ساتھ انسان کے سب سے بڑے دشمن شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ گویا انسان کے لیے پورا ماحول مہیا کیا جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے تمام گناہوں کی معافی کروا سکے۔

حضرات محترم! اللہ تعالیٰ کا ہماری زندگی میں ماہ رمضان کو بھیجنے کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرنا چاہتا ہے۔ اس بات کو ہم لغت سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لفظ رمضان کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہے جو راء، میم اور ضاد (رمض) ہیں۔ لغت کی مشہور کتاب القاموس المحیط میں ہے:

الرَّمَضُ، محركةً: شِدَّةُ وَقْعِ الشمسِ على الرَّمْلِ وغيرِه
ریت وغیرہ کے ذرات پر سورج کی تمازت وگرمی کے شدت سے پڑنے کو رمض کہا جاتا ہے۔
القاموس المحیط:644/1
لفظ رمضان کا لغوی معنی جلانا حدیث رسول ﷺ سے بھی واضح ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ
صلوٰۃ الاوّابین کا وقت وہ ہے، جب اونٹ کے بچے کے پاؤں (ریت کی گرمی کی وجہ سے) جلنے لگیں۔
صحیح مسلم:748
ماہ رمضان کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے صاحب قاموس فرماتے ہیں:
سُمِّيَ رَمَضَانُ لِأَنَّهُ يُحْرِقُ الذُّنوبَ
گناہوں کو جلا کر ختم کر دینے کی مناسبت سے اس ماہ کا نام ہی ماہ رمضان رکھ دیا گیا ہے۔
القاموس المحیط:466/1
آج کے خطبہ جمعہ میں اختصار کے ساتھ ہم رمضان المبارک میں اللہ کی جانب سے بخشش کے سنہرے مواقع کا ذکر کریں گے۔ تا کہ ہم اس رمضان میں اپنے سابقہ تمام گناہوں کی بخشش کروا سکیں۔

رمضان میں بخشش کی ترغیب واہمیت

رمضان سراپا بخشش ومغفرت کا مہینہ ہے، اس لیے اللہ یہ چاہتے ہیں کہ ماہ رمضان میں بندہ مسلم گیارہ مہینوں کے گناہوں کی بخشش کروا کر جنت کا حقدار بن جائے۔
یاد رکھیں! جو رمضان کو پالینے کے بعد بھی توبہ واستغفار کے ذریعے اپنے گناہوں کو معاف نہ کروا سکا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے سخت وعید سنائی ہے، چنانچہ صحیح ابن حبان میں ایک روایت ہے جسے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور آمین آمین آمین فرمایا، آپ ﷺ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي، فَقَالَ: مَنْ أَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ، قُلْ: آمِينَ، فَقُلْتُ: آمِينَ، وَمَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَبَرَّهُمَا، فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ، قُلْ: آمِينَ، فَقُلْتُ: آمِينَ، وَمَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ، قُلْ: آمِينَ، فَقُلْتُ: آمِينَ

جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا: جس کی زندگی میں ماہ رمضان آیا، مگر وہ مغفرت سے محروم

رہا اور جہنم میں چلا گیا،تو ایسے بندے کو اللہ (اپنی رحمت سے) دور فرمائے۔آپ آمین کہہ دیجئے،سو میں نے آمین کہہ دیا۔(پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا:) جس شخص کی زندگی میں اس کے والدین یا ان دنوں میں سے کوئی ایک موجود ہوں لیکن اس نے ان کے ساتھ حسن سلوک نہ کیا، پھر مر گیا اور جہنم میں چلا گیا،تو اللہ اس کو بھی (اپنی رحمت سے) دور رکھے۔آپ آمین کہہ دیجئے،سو میں نے آمین کہہ دیا۔پھر (جبرائیل علیہ السلام نے کہا:) جس شخص کے پاس آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود نہ پڑھے، پھر وہ مر گیا اور جہنم میں چلا گیا،تو اللہ تعالیٰ اسے بھی (اپنی رحمت سے) دور رکھے۔آپ آمین کہہ دیجئے،سو میں نے آمین کہہ دیا۔

صحیح ابن حبان:907،صحیح ابن خزیمة:١٨٨٨ قال شعیب الارنووط:اسنادہ حسن

❀ الفاظ کے اختلاف کے ساتھ اس معنی کی کئی صحیح احادیث وارد ہیں جن سے رمضان المبارک میں محروم ہونے والوں کی محرومی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

❀ ایک دوسری جگہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

شقِيَ عبدٌ أدركَ رمضانَ فانسلخَ منهُ ولَم يُغْفَرْ لهُ

بدبخت ہے وہ جس نے رمضان پایا اور یہ مہینہ اس سے نکل گیا اور وہ اس میں (نیک اعمال کرکے) اپنی بخشش نہ کرواسکا۔

(صحیح الأدب المفرد:500)

❀ تیسری جگہ ارشاد فرمایا:

رَغِمَ أنفُ امرئٍ أدرك رمضانَ فلم يُغْفَرْ له

اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے رمضان پایا اور اس کی بخشش نہ ہوئی۔

(فضل الصلاۃ للالبانی:15،صحیح)

❀ چوتھی جگہ ارشاد ہے:

بَعُدَ مَن أَدرَكَ رَمَضَانَ فَلَم يُغْفَرْ لَه

دوری ہو اس کے لئے جس نے رمضان پایا اور وہ نہیں بخشا گیا۔

(صحیح الترغیب:1677)

❀ پانچویں جگہ وارد ہے:

مَن أدرك شهرَ رمضانَ فماتَ فلم يُغفَرْ لهُ فأُدْخِلَ النَّارَ فأبعدَه اللهُ

جس نے رمضان کا مہینہ پایا، مر گیا، اس کی مغفرت نہیں ہوئی اور وہ جہنم میں داخل کر دیا گیا اسے اللہ اپنی رحمت سے دور کر دے گا۔

(صحیح الجامع: 75)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ ماہِ رمضان میں اپنی بخشش کروانا کس قدر ضروری ہے۔ بہت خوش نصیب ہے وہ شخص جو ماہ رمضان کو پا لینے کے بعد اپنی بخشش کروا کر اللہ کی جنت کا حقدار بن جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج ہمیں نہ رمضان کی عظمت کا احساس، نہ اس کی خیر و برکات سے سروکار ہے حتی کہ اپنے گناہوں کی مغفرت کا بھی خیال دل میں نہیں گزرتا جبکہ رمضان پا کر اس میں مغفرت نہ پانے والا نہایت ہی بد نصیبی ہے۔

کہیں ہم کلمہ گو ہو کر رمضان کے روزوں کا انکار کر کے اللہ کی رحمت سے دور نہ ہو جائیں، اس کے لئے روزوں کی عظمت اپنے دل میں بحال کرنی ہوگی، رمضان نصیب ہونے پر رب کا شکریہ بجالانا ہوگا اور اس ماہ مبارک کو غنیمت جانتے ہوئے گناہوں کی مغفرت کے واسطے نماز و روزہ، صدقہ و خیرات، ذکر الہی، قیام وسجود اور عمل صالح کر کے رب کو راضی کرنا ہوگا اور اس سے اس بات کی توفیق طلب کرنی ہوگی کہ وہ ہمیں اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل کر دے۔

بلا شبہ بنی آدم گناہگار ہے لیکن ہمیں رب کی رحمت و مغفرت سے کبھی بھی مایوس نہیں ہونا چاہئے، اللہ اپنے بندوں کی نیکیوں کے بدلے گناہ معاف کرتا ہے، توبہ قبول کرتا ہے اور درجات بلند کر کے کامیابیوں سے دامن بھر دیتا ہے۔ یاد رہے مغفرت کے لئے ہمارا عقیدہ درست ہونا چاہئے، ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک وساجھی نہ ٹھہرائیں ورنہ پھر نہ عبادت کام آئے گی اور نہ رمضان کے قیام وصیام کام آئیں گے۔ رب کا فرمان ہے:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ(النساء: 48)

بے شک اللہ اس (گناہ) کو نہیں بخشے گا کہ (کسی کو) اس کا شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ دوسرے گناہ جسے چاہے معاف کر دے گا۔

اگر مسلمان کا عقیدہ درست ہے تو اس کے سارے اعمال اللہ کے یہاں مقبول ہیں، اسے اللہ بخش دیتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ (هود:

(11

سوائے ان کے جو صبر کرتے ہیں اور نیک کاموں میں لگے رہتے ہیں، انہیں لوگوں کے لئے بخشش بھی ہے اور بہت بڑا نیک بدلہ بھی۔

رمضان میں بخشش کے مواقع

آیئے ان اعمال ومواقع کا ذکر کرتے ہیں جو رمضان میں مغفرت کا سبب ہیں۔

① رمضان پانا اور گناہ کبیرہ سے بچتے رہنا:

عموما لوگ رمضان پانے کو خاص اہمیت نہیں دیتے، یوں سمجھا جاتا ہے کہ ماہ وسال کی گردش سے رمضان آگیا حالانکہ اس مہینے کا پانا بڑی سعادت کی بات ہے، جس کی قسمت میں رمضان نہ ہو وہ کبھی اسے نہیں پاسکتا لہذا ہمیں اس ماہ کی حصولیابی پر بیحد رب کا شکریہ بجالانا چاہئے اور اس کی عظمت کا خیال کرتے ہوئے اس کے آداب وتقاضے کو نبھانا چاہئے اور جو بندہ نماز قائم کرتا رہا اور گناہ کبیرہ سے بچتا رہا اس کے لئے اس ماہ مقدس میں سال بھر کے گناہوں کی بخشش کا وعدہ ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

الصَّلواتُ الخمسُ والجُمُعةُ إلى الجمعةِ ورمضانُ إلى رمضانَ مُكفِّراتٌ ما بينَهنَّ إذا اجتنَبَ الْكبائرَ

پانچوں نمازیں، ہر جمعہ دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک، درمیانی مدت کے گناہوں معاف کردئے جاتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔

(صحیح مسلم:233)

اس روایت کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کے ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کے درمیانی تمام گناہوں کو معاف کردیتا ہے جو کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے۔

② ایمان واحتساب سے روزے رکھنا:

ایمان کے ساتھ اجر وثواب کی امید سے روزہ رکھنا گزشتہ تمام خطاؤں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

مَن صامَ رمضانَ إيمانًا واحتسابًا ، غُفِرَ لَهُ ما تقدَّمَ من ذنبِهِ

جس نے رمضان کا روزہ ایمان کے ساتھ، اجر وثواب کی امید کرتے ہوئے رکھا اسکے گزشتہ

سارے گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔

(صحيح البخاري:2014)

ایک حدیث میں روزہ، نماز اور صدقہ کو فتنے سے نجات اور گناہوں کا کفارہ بتلایا گیا ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے:

فِتنَةُ الرجلِ في أهلِه ومالِه وجارِه، تُكَفِّرُها الصلاةُ والصيامُ والصَدَقَةُ

انسان کے لیے اس کے بال بچے، اس کا مال اور اس کے پڑوسی باعث آزمائش ہیں جس کا کفارہ نماز پڑھنا، روزہ رکھنا اور صدقہ دینا بن جاتا ہے۔

(صحيح البخاري:1895)

اسی طرح سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ

''روزہ جہنم کی آگ سے ڈھال ہے جیسے تم میں سے کسی شخص کے پاس لڑائی کی ڈھال ہو۔''

سنن النسائی: 2230، 2231

③ ایمان واحتساب سے رمضان کا قیام کرنا:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے عبادالرحمن (رحمن کے بندوں) کی جو صفات بیان فرمائی ہیں، ان میں ایک یہ ہے:

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا (الفرقان:63)

''ان کی راتیں اپنے رب کی سامنے قیام وسجود میں گزرتی ہیں''۔

رمضان میں قیام کرنا غیر رمضان میں قیام کرنے سے افضل ہے اور اس کا ثواب روزے کے مثل ہے اگر ایمان واحتساب کے ساتھ کیا جائے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

من قام رمضانَ إيمانًا واحتسابًا ، غُفِرَ له ما تقدَّم من ذنبِه

جو رمضان میں ایمان اور اجر کی امید کے ساتھ قیام کرتا ہے اس کے سارے گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔

(صحيح مسلم:759)

④ لیلۃ القدر کا خصوصی قیام:

رمضان المبارک کی راتوں میں قیام کی فضیلت آخری عشرے میں بڑھ جاتی ہے کیونکہ اس میں لیلۃ

القدر (شب قدر) ہے، نبی ﷺ اس عشرے میں شب بیداری کرتے اور خوب خوب اجتہاد کرتے۔ شب قدر میں قیام کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَن قام ليلةَ القدرِ إيمانًا واحتسابًا، غُفِرَ له ما تقدَّمَ من ذنبِه

جو شب قدر میں ایمان و خالص نیت کے ساتھ قیام کرتا ہے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیۓ جاتے ہیں۔

(صحيح البخاري:1901)

⑤ افطاری کے وقت خصوصی مغفرت:

افطار کے وقت اللہ بندوں کو آزاد کرتا ہے اس وجہ سے بطور خاص افطار کے وقت روزے کی قبولیت، گناہوں کی مغفرت، بلندی درجات، جہنم سے رستگاری اور جنت میں دخول دعا کی جائے۔

إِنَّ لِلَّهِ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ عُتَقَاءَ

اللہ تعالی ہر افطار کے وقت (روزہ داروں کو جہنم سے) آزادی دیتا ہے۔

مسند احمد: ۲۲۲۰۲، قال الارنوط: صحيح لغيره

ترمذی اور ابن ماجہ کی ایک روایت جسے علامہ البانی رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے اس میں مذکور ہے کہ ہر رات اللہ تعالی اپنے بندوں کو جہنم سے آزادی دیتا ہے۔ روایت اس طرح ہے:

إِنَّ لِلَّهِ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ عُتَقَاءَ، وَذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ

اللہ تعالی ہر افطار کے وقت (روزہ داروں کو جہنم سے) آزادی دیتا ہے، یہ آزادی ہر رات ملتی ہے۔

(سنن ابن ماجه: ١٦٤٣)

⑥ رمضان کی ہر رات میں بخشش:

مومن کو رمضان کے دن میں روزہ رکھنا چاہئے، بحالت روزہ بکثرت اعمال صالحہ انجام دینا چاہئے اور اس کی ہر رات میں شب بیداری کر کے قیام، دعا، استغفار اور اذکار میں مصروف رہنا چاہئے کیونکہ ہر رات اللہ تعالی کی جانب سے خیر کے طالب کو ندا لگائی جاتی اور جہنم سے رستگاری کی بشارت سنائی جاتی ہے ۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ، وَمَرَدَةُ الجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الجَنَّةِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ،

وَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الخَيْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ، وَذَلكَ كُلُّ لَيْلَةٍ

جب ماہ رمضان کی پہلی رات آتی ہے،تو شیطان اورسرکش جن جکڑ دیئے جاتے ہیں،جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، ان میں سے کوئی بھی دروازہ کھولانہیں جاتا۔اورجنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں ، ان میں سے کوئی بھی دروازہ بندنہیں کیاجاتا، پکارنے والا پکارتاہے: خیر کےطلب گار! آگے بڑھ،اورشر کےطلب گار! رُک جااورآگ سے اللہ کے بہت سے آزادکئے ہوئے بندے ہیں(تو ہوسکتاہے کہ تو بھی انہیں میں سے ہو)اورایسا(رمضان کی) ہررات کوہوتاہے۔

سنن الترمذی:۶۸۲،قال الالبانی:صحیح

⑦صدقہ وخیرات کرنا:

صدقہ گناہوں کی مغفرت کااہم ذریعہ ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے:

وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ المَاءُ النَّارَ

صدقہ گناہ کوایسےبجھادیتاہےجس طرح پانی آگ کوبجھاتاہے۔

(صحیح الترمذي:۶۱۴)

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ماہ رمضان میں زیادہ سے زیادہ صدقہ وخیرات کیا کرتے تھے۔چنانچہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ القُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ المُرْسَلَةِ

”رسول اللہ ﷺ بھلائی کے کاموں میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھےاورآپ کی سب سے زیادہ سخاوت رمضان کے مہینے میں ہوتی تھی......اس مہینے میں (قرآن کا دور کرنے کے لئے) آپ سے جب جبریل علیہ السلام ملتے،تو آپ کی سخاوت اتنی زیادہ اوراس طرح عام ہوتی جیسے تیز ہوا ہوتی ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ“۔

(صحیح مسلم:2208)

اس سے معلوم ہوتاہے کہ رمضان المبارک میں عام دنوں کے مقابلے میں صدقہ وخیرات کا زیادہ اہتمام

کرنا چاہیئے۔

صدقہ وخیرات کا مطلب ہے، اللہ کی رضا جوئی کے لئے فقراء ومساکین، یتامی و بیوگان اور معاشرے کے معذور اور بے سہارا اَفراد کی ضروریات پر خرچ کرنا اور ان کی خبر گیری کرنا۔ بے لباسوں کو لباس پہنانا، بھوکوں کو غلہ فراہم کرنا، بیماروں کا علاج معالجہ کرنا، یتیموں اور بیواؤں کی سرپرستی کرنا، معذوروں کا سہارا بننا، مقروضوں کو قرض کے بوجھ سے نجات دلا دینا اور اس طرح کے دیگر افراد کے ساتھ تعاون و ہمدردی کرنا۔

⑧ دن اور رات میں خصوصی دعاؤں کا اہتمام:

ماہ رمضان کا ایک ایک لمحہ ہمارے لیے بے حد قیمتی ہے، اس کا ایک منٹ بھی ضائع کرنا بہت بڑے نقصان سے کم نہیں ہے۔ سو اُن اوقات ومواقع کو تلاش کیجئے، جن میں رب تعالیٰ انسان کی دعاؤں کو سنتا ہے اور قبولیت سے نوازتا ہے۔ پھر اُن اوقات ولمحات میں رب تعالیٰ سے خصوصی مغفرت کی دعائیں کیجئے۔ ماہِ رمضان میں میسر آنے والے چند اوقات پیش خدمت ہیں:

① ماہ رمضان کے ہر دن رات میں دعا کی قبولیت:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان لله تبارک وتعالى عتقاء فى كل يوم و ليلة يعنى فى رمضان - وان لكل مسلم فى كل يوم وليلة دعوة مستجابة

بلا شبہ اللہ تعالیٰ (رمضان المبارک میں) ہر دن اور ہر رات بہت سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور ہر دن اور ہر رات ہر مسلمان کی ایک دعا قبول کی جاتی ہے۔

صحیح لغیرہ۔صحیح الترغیب للالبانی:1002

② لیلۃ القدر:

اس رات دعاؤں کے قبول ہونے کی وجہ سے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطورِ خاص اس رات کے لیے معافی کی ایک دعا سکھائی ہے۔ چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اگر مجھے اس رات کا علم ہو جائے تو میں کیا پڑھوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا

"اے اللہ! تو بہت زیادہ معاف کرنے والا ہے، معاف کرنا تجھے پسند ہے، پس تو مجھے معاف

فرما''۔

سنن الترمذی، الدعوات، (3513)، قال الألبانی: صحیح۔

③ رات کا اخری حصہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ يَقُولُ : مَنْ يَدْعُونِي، فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ

''ہمارا پروردیگار ہر رات کو اس وقت آسمان دنیا پر آتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے میں اس کی دعا قبول کروں؟ کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے میں اس کو عطا کروں؟ کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے میں اسے بخش دوں؟''۔

صحیح البخاری (1145)

④ اذان اور اقامت کے درمیان:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ

''دعا آذان اور اقامت کے درمیان رد نہیں ہوتی''۔

سنن الترمذی (212)، قال الألبانی: صحیح

⑤ دوران سجدہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ، وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ

''بندہ سجدے کی حالت میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، پس اس وقت بکثرت دعا کیا کرو''۔

صحیح مسلم (482)

⑥ فرض نماز کے بعد:

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سی دعا سب سے زیادہ سنی جاتی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جَوْفَ اللَّيْلِ الآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ المَكْتُوبَاتِ

''رات کے آخری حصے میں اور ہر فرض نماز کے بعد''۔

سنن الترمذی (3499)، قال الألبانی: حسن

⑦ جمعہ کے دن ایک خاص گھڑی:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فِيهِ سَاعَةٌ، لاَ يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى شَيْئًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا

''اس میں ایک ایسی گھڑی ہے، جو مسلمان بندہ اس گھڑی میں نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرماتا ہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ وہ وقت بہت تھوڑا ہے''۔

صحیح البخاری (935)، صحیح مسلم (852)

یاد رہے! اس گھڑی کی کوئی خاص تعیین نہیں ہے کہ یہ کون سی گھڑی ہے زیادہ راجح بات یہ ہی معلوم ہوتی ہے کہ یہ نماز جمعہ کے بعد سے آخر دن تک رہتی ہے۔

لہٰذا ان خصوصی اوقات ولمحات میں خصوصی دعاؤں کا اہتمام کیجئے اور اس رمضان رب تعالیٰ سے اپنی کامل بخشش کا سامان کیجئے۔

❀❀❀❀

رائٹر: حافظ زبیر بن خالد مرجالوی حفظہ اللہ

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:
03111701903
03026604440